سوال

(56) بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کوزکوۃ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بیوی یا دوسرے وہ رشتہ دار جن کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے ان کو زکوۃ رقم دی جا سکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فقہاء کا اتفاق ہے کہ بیوی کو زکوۃ کی رقم نہیں دی جا سکتی ۔ کیونکہ بیوی دراصل شوہر کا ایک حصہ اور جزو ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَمِنْ ءايٰتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوٰجًا ﴿٢١﴾... سورة الروم

''اوراس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی سے بیویاں بنائیں ۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بیوی دراصل شوہر کا ایک جزو ہے ۔ اس لیے بیوی کو زکوۃ دینا گویا اپنے کو زکوۃ دینا ہے اور اپنے آپ کو زکوۃ دینا کسی طور جائز نہیں ۔ اسی لیے بیوی کو زکوۃ دینا بھی کسی طور جائز نہیں ۔

اسی طرح اپنی اولاد کو بھی زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ اولاد بھی ماں باپ کا جزو ہوتی ہے ۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۔

"أَوْلادُكُم مِن كَسْبِكُمْ"

''تمھاری اولاد تمھاری اپنی کمائی ہے ۔''

اسی طرح اپنے والدین کو بھی زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں کیوں کہ ہر شخص اپنے والدین کا جزو ہوتا ہے ۔ البتہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ والدین اگر فقیر ہیں تو ان کو زکوۃ کی رقم دی جا سکتی ہے ۔ میرے نزدیک بھی ایسی صورت میں والدین کو زکوۃ کی رقم دینے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

البتہ بھائی بہن اگر غریب ہوں تو ان کو زکوۃ کی رقم دی جا سکتی ہے یا نہیں ؟ اس سلسلے میں فقہاء کا اختلاف ہے ۔ میرے نزدیک زیادہ بہتر رائے یہ ہے کہ بھائی بہن اگر غریب ہوں تو انہیں زکوۃ کی رقم دی جا سکتی ہے کیونکہ غریب بھائی بہن بھی ان فقراو مساکین میں شمار کیے جاتے ہیں جن کا تذکرہ زکوۃ والی آیت میں ہے ۔

ایسے دوسرے رشتہ دار مثلاً خالہ، پھوپھی، خالہ زاد بھائی بہن اور ماموں وغیرہ توفقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کو زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔

بھائی بہن اگر امیر ہوں تو انہیں زکوۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی۔ اسی طرح جس طرح کسی بھی دوسرے مالدار کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی کیونکہ۔

"لا تحلُ الصدقة لغنيٍ، ولالذي مرةٍ سَويٍ"

کسی مالدار کو زکوۃ دینا جائز نہیں اور نہ کسی صحت مند انسان کو ہی۔

دوسری حدیث ہے:

"تُوخذُ من اَغنيا ئِهم وترُدُ علٰى فُقرا ئِهم"

زکوۃ مال داروں سے لی جاتی ہے اور غریبوں کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

زکوۃ اور صدقات، جلد: 1، صفحہ: 156

محدث فتویٰ